سوال

(263) قبضہ سے پہلے چیز فروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

منڈیوں میں خرید و فروخت کی اکثر یہ صورت سامنے آتی ہے کہ آدمی کوئی چیز خریدتا ہے اور اسے مالک کے پاس ہی چھوڑ دیتا ہے، اسی حالت میں اس کو آگے فروخت کر دیا جاتا ہے، کیا اس طرح خرید و فروخت کرنا جائز ہے، اگر نا جائز ہے تو کیوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تمام فقہاء عظام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ کسی چیز کو خریدنے کے بعد اس پر قبضہ کرنے سے پہلے پہلے اسے فروخت کرنا نا جائز ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''جس نے اناج خریدا وہ اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اسے ناپ تول کر پورا نہ کر لے۔'' [1]

ایک روایت میں وضاحت ہے کہ اسے اپنے قبضے میں لیے بغیر آگے فروخت نہ کرے۔ [2]

اس حدیث میں اناج اور غلے کا حکم بیان ہوا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کھانے کی اشیا کے علاوہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ [3]

بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا ہے: ''تم جب بھی کوئی چیز خریدو تو اُس پر قبضہ کیے بغیر آگے فروخت نہ کرو۔'' [4]

امام ابو داوٗد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ میں جہاں سے سامان خریدا ہے وہیں پر بیچنے سے منع فرمایا ہے، یہاں تک کہ تاجر حضرات اپنا سودا اٹھا کر اپنے اپنے گھروں میں لے جائیں۔ [5] امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''خریدی ہوئی چیز کو قبضے میں لینے سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت اس لیے ہے کہ خریدار ایسی صورت میں اسے قبضے میں لینے سے عاجز ہوتا ہے، ممکن ہے فروخت کنندہ اس چیز کو اس کے حوالے کرے یا نہ کرے، خاص طور پر جب وہ دیکھ رہا ہو کہ خریدار کو اس سے بہت نفع ہو رہا ہے تو وہ اس بیع کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا، خواہ انکار کرے یا فسخ بیع کے لیے کوئی حیلہ تلاش کرے۔'' [6]

بہر حال آج کل منڈیوں میں جس طرح خرید و فروخت ہوتی ہے کہ ایک چیز خرید کر وہیں اسے آگے فروخت کر دیا جاتا ہے، خریدار اس پر قبضہ نہیں کرتا، یا اصل مالک سے پرچی حاصل کر کے اسے فروخت کر دیا جاتا ہے، شرعی طور پر ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

[1]بخاری، البیوع :٢١٢٦۔

[2]مسلم، البیوع :١٥٢٥۔

[3]جامع ترمذی، البیوع : ١٢٩١۔

[4]مسند امام احمد : ص ٤٠٢، ج ٢۔

[5]ابو داؤد، البیوع :٣٤٩٨۔

[6]اعلام الموقعین، ص ١٣٤، ج ٣۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر :244

محدث فتویٰ